UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Volume -8 : Issue-1 (February-2022)
IMPACT FACTOR 5.473(SJIF)
ISSN 2455-4375

ڈاکٹر ناظم الدین منور

نظیر کی نظم ہولی کا منظر

نظیر اکبرآبادی اردو زبان کے پہلے عوامی شاعر اور اردو کی ملی جلی تہذیب کے علمبردار ہیں۔ انھوں نے اس دور کی روایتی غزل گوئی کے مقابل نظم نگاری کا آغاز کیا۔ نظیر نے ہر موضوع کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا اور اپنے دور کے معاشرہ کی عکاسی اپنی نظموں کے ذریعہ کی۔ ان کی تمام نظموں میں مشاہداتی فضا اور زندگی سے متعلق موضوعات کی جھلک دکھائی دیتیی ہے۔ نظیر مختلف مذاہب کی تاریخ و تہذیب، رسم و رواج سے واقف تھے کیوں کہ نظیر کے شب و روز ان ہی کے درمیان گزرتے تھے۔ شب برات میں شریک ہوئے، عید مل کر منائی، مل کر ہولی کھیلی، وہ بچوں کے ساتھ بچہ بن کر ریچھ کا تماشہ دیکھتے ہیں اور جوانوں کے ساتھ جوان بن کر برسات کی بہاروں کا مزہ لوٹتے ہیں اور بوڑھوں کی زندگی کی بے ثباتی پر انھیں بنجارہ نامہ سناتے ہیں۔ نظیر کی نظموں کا تعلق ان تمام پہلوؤں سے تھا جس میں عوام کا سکھ چین، دکھ درد سمویا ہوا تھا اور ان کے نزدیک تمام مذاہب کی تعلیمات انسانوں میں پیار اور محبت کا جذبہ پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے عوام سے محبت کرنا اور ان کے رنج و غم اور ان کی خوشی میں شریک ہونا سکھاتی ہے۔ نظیر مقصد حیات سے بخوبی واقف تھے کہتے ہیں: "دنیا میں ہے جو سب کچھ انسان کے لیے ہے۔"

نظیر کے مشاہداتی اور حقیقت پر مبنی کلام کے بارے میں کلیم الدین احمد اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ:

" نظیر حقیقت طراز شاعر ہیں جو چیزیں وہ گرد و پیش میں دیکھتے ہیں ان کی جیتی جاگتی تصویر اتارتے ہیں اور یہ سب چیزیں خاص ہندوستان کی فضا میں سانس لیتی ہیں۔" (اردو شاعری پر ایک نظر، ص: 39)

نظیر خالص ہندوستانی شاعر ہیں ان کی شاعری کی فضا ہندوستانی ہے، زبان ہندوستانی ہے، ان کی شاعری کے موضوعات ہندوستانی ہیں۔ نظیر کی شاعری میں نہ عرب کے صحراو دشت ہیں اور نہ ایران کے گلستان اور بوستان۔ نظیر عام فہم الفاظ استعمال کرتے ہیں ان کی شاعری انتہائی سادہ اور آسان ہے۔ شاعری میں برج، پنجابی، اودھی اور کھڑی بولی کے الفاظ کی کثرت ہے۔ نظیر کی شاعری عام انسان کی شاعری ہے۔کہتے ہیں کہ کوئی اٹھارہویں صدی کی ہندوستانی تہذیب کو دیکھنا چاہتا تو وہ نظیر کی شاعری پڑھ لے۔ نظیر کی شاعری محض تفریح طبع کا ذریعہ نہیں تھی بلکہ وہ اس کے ذریعہ مساوات، بھائی چارہ، قومی یکجہتی ، ہمدردی کا پیغام دینا چاہتے تھے۔وحید الدین سلیم رقمطراز ہیں :

" نظیر اکبرآبادی نے عام لوگوں کے میلے ٹیلوں اور ان کے حالات و خیالات و مشاغل زندگی کی ایسی سچی تصویریں کھینچی ہیں کہ کوئی شاعر اس باب میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔"

(اردو شاعری کا مطالعہ۔رسالہ اردو جنوری، 1993)

نظیر کا مشاہدہ بڑا گہرا اور وسیع ہے۔وہ زندگی کے ہر رنگ کو اس طرح اپنی نظموں میں سمو دیتے ہیں کہ تصویر سامنے آجاتی ہے۔ نظیر نے جہاں حمد و نعت اور منقبت پر طبع آزمائی کی اور بزرگانِ دین کی مدح سرائی کی۔انہوں نے اپنی نظموں میں انسانیت سے متعلق تقریباً تمام موضوعات کا احاطہ کیااس کے علاوہ انہوں نے اپنی شاعری میں ہندو اور مسلم دونوں معاشروں کی نمائندگی کی۔ نظیر کی شاعری قومی یکجہتی ، مذہبی رواداری اور انسانی دوستی کا مثالی نمونہ ہے۔

"نظیر کثرت میں وحدت کے قائل تھے۔"

نظیر کی شاعری میں بین مذہبی اتحاد، قومی یکجہتی اور آفاقی مذہب کا تصور دکھائی دیتا ہے۔ نظیر وطن، اہل وطن سے محبت رکھتے ہوئے ان کے عید و تہواروں میں شریک ہوتے۔ نظیر کی نظموں میں ہندوستانی عوام کا عکس دیکھائی دیتاہے۔ نظیر کے نظموں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نظیر کی ہندو سماج سے گہری عقیدت اور واقفیت تھی۔نیاز فتح پوری نظیر کے اخلاق بیان کرتے ہیں۔

IMPACT FACTOR
5.473(SJIF)

UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Volume -8 : Issue-1 (February-2022)

ISSN
2455-4375

"نظیر کے ہاں کبیر کے اخلاق و خسرو کے ذہن کا ایک دلکش امتزاج ملتا ہے۔"

نظیر نے عیدالفطر، عیدگاہ، شب برات، راکھی، ہولی اور دیوالی پر نظمیں لکھیں، نظیر زندہ رہنے کی مسرت سے خوب واقف تھے۔ نظیر خود عید و تہواروں میں شریک ہو کر خوب لطف اٹھاتے۔ نظیر رنگین تہوار ہولی سے متاثر ہوکر دس نظمیں لکھیں۔ ہولی سے عوام اور خواص دونوں لطف اندوزہوتے ہیں۔ نظیر کہتے ہیں ہولی کے موقع پر عوام اپنے چاہنے والوں پر ہولی چھڑکتے ہیں، رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ایک دوسرے سے خلوص و محبت کا اظہار ہولی کے ذریعہ کرتے ہیں:

اس عیش مزے کے عالم میں ایک غول کھڑا محبوبوں کا
کپڑوں پر رنگ چھڑکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی

نظیر ہولی کا طرب انگیز منظر اس طرح پیش کرتے ہیں:

ہوا جو آکے نشاں آشکار ہولی کا
بجا رباب سے مل کر ستار ہولی کا
سرور جو آکے نشاں آشکار ہولی کا
ہنسی خوشی میں بڑھا کاروبار ہولی کا

نظیر نے اس دور کے آلات موسیقی اور مختلف سازوں کو پیش کیا۔ نظر کہتے ہیں کہ طبلے کی تال، ڈھولک اور مردنگ کی تھاپ، رباب اور سارنگی کی آواز، تنبوروں کی جھنک اور گھنگروں کی چھنک سے خوشگوار تاثر ہولی کی بدولت دوبالا ہو جاتا ہے۔ نظیر کہتے ہیں ہولی ایک ایسا تہوار ہے جس میں بادشاہ و فقیر، امیر و غریب میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا ہر طبقہ میں ہولی منائی جاتی ہے۔

نظیر ایک جگہ ہولی کے رنگ کو دیکھ کر بہت جذباتی ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ رنگ کھیلنے والے جب کھیلتے کھیلتے بہت جوش و جنوں میں آجاتے ہیں اور یہ جوش و جنوں اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ رنگ کیچڑ، مٹی اور پانی میں تبدیل ہونے لگتا ہے تب کیچڑ اور پانی کی بارش ہو جاتی ہے۔اس منظر کو اس طرح نمایاں کیا:

کہیں ہوتی دھینگا مشتی، کہیں ہوتی کھینچا تانی ہے
کہیں لٹیا جھمکتی رنگ بھری کہیں چلتا کیچڑ پانی

ہولی کے ساتھ ساتھ بدلتے موسم کو بھی اسی نظم میں پیش کیا:

جب پھاگن رنگ جھمکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی
اور دف کے شور کھڑکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی

مخمور اکبرآبادی نظم ہولی کے بارے میں اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں:

’’اس نظم کو بار بار اور گا کر پڑھنے سے قوت خیالی ہولی کا ایک ذہنی سماں اپنے لیے پیدا کرلیتی ہے۔جس کا لطف صرف اسی حالت میں محسوس کیا جاسکتا ہے اور ضبط تحریر میں کسی طرح نہیں آسکتا۔‘‘ (مخمور اکبرآبادی۔روح نظیر، ص: 68)

نظیر تمام انسانوں کو امتیازات سے ماورا محبت کے رشتہ میں بندھی ہوئی مخلوق تصور کرتے ہیں۔نظیر صلح کل ،رواداری اور انسانی دوستی کا پیکر ہیں:

جھگڑے نہ کرے مذہب و ملت کا کوئی یاں
جس راہ میں جو آن پڑے خوش رہے ہر آں

IMPACT FACTOR
5.473(SJIF)
UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Volume -8 : Issue-1 (February-2022)
ISSN
2455-4375

ہندو تہواروں پر جتنی نظمیں لکھی ہیں، وہ سب فطرت نگاری کو ظاہر کرتی ہیں۔"نظیر زندگی گزارنے کا ہنر بتاتے، زندگی اور فطرت کے حسن سے محبت کرنے کی تلقین کرتے۔" نظیر مطالعہ فطرت کا بادشاہ ہے۔ نظیر بہ ذات خود عید و تہواروں میں شرکت کرکے اپنی نظموں کو حقیقی بنایا۔ کلیم الدین احمد کہتے ہیں:

" نظیر حقیقت طراز شاعر ہے، جو چیزیں وہ گرد و پیش دیکھتے ہیں ان کی جیتی جاگتی تصویر اتارتے ہیں اور یہ سب چیزیں خاص ہندوستان کی فضاء میں سانس لیتی ہیں۔" (کلیم الدین احمد۔اردو شاعری پر ایک نظر، ص: 39)

نظیر کی شاعری نے اردو زبان و ادب کو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت بنا دیا، نظیر ہی ایسا واحد اردو شاعر ہے جس نے ہندو مذہب پر کافی تعداد میں نظمیں لکھیں۔ نظیر کی انسان دوستی کی مثال اردو شاعری میں کم ہی دیکھنے کو ملے گی۔ نظیر خالص ہندوستانی شاعر ہیں ان کی شاعری کی فضا ہندوستانی ہے، زبان ہندوستانی ہے، ان کی شاعری کے موضوعات ہندوستانی ہیں۔ نظیر کی انسانی دوستی پر سیدہ جعفر اس طرح روشنی ڈالتی ہیں:

"نظیر ہمیشہ عوام سے قریب رہے، ان کے دکھ درد، ان کی بھولی بھالی مسرتوں، ان کی فطری خواہشات اور ان کے مشاغل اور مسائل سے اردو کے بہت کم شعرا کو نظیر جیسی آگاہی حاصل تھی، اردو شاعری میں نظیر سے بڑا انسان دوست شاعر کم ملے گا۔ نظیر تمام انسانوں سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق ہے۔ نظیر ایک وسیع النظر، روادار، انسان دوست اور آزاد خیال آدمی تھے، انھیں ہر مذہب و مسلک کے افراد سے خلوص و وابستگی تھی۔"

(سیدہ جعفر۔تاریخ ادب اردو، ص: 157)

نظیر کی انسان دوستی کی مثال اردو شاعری میں کم ملتی ہے۔ نظیر اردو کے پہلے کامیاب عوامی شاعر اور محب وطن شاعر ہیں انھوں نے اردو شاعری کو ایک نئی جہت دکھائی۔ ان کی نظمیں قومی

یکجہتی حب الوطنی اصلاح معاشرہ اور رواداری کی بہترین مثالیں ہیں۔ ان کی نظموں میں قومیت، معاشرتی اصلاح اور وطن دوستی پائی جاتی ہے۔ ان کے کلام میں مختلف فرقوں اور طبقوں کے مابین محبت اخوت اتحاد و اتفاق رواداری دکھائی دیتی ہے۔

ڈاکٹر ناظم الدین منور

شعبہ اردو ساتاواہانہ یونیورسٹی